رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO. A. 788

OUDH PUNCH

جلد سنہ دہم ۱۹۲۸ء

LUCKNOW 1928 WEEKLY

जिल्द नः १३

ہفتہ وار باتصویر ظریف

اودھ پنچ لکھنؤ

अवध पंच अख़बार लखनऊ



क़ीमत पेशगी	قیمت پیشگی
सालाना ५	سالانہ ہ
छमाही ३	ششماہی ؎
तिमाही २	سہ ماہی عہ

M. B. Khan Artist — ممتاز المطابع پریس لکھنؤ وکٹوریا اسٹریٹ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر چھپ کر شائع ہوا — Benjamin Lucknow

قیمت فی پرچہ ۲

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائیگی یعنی للعمہ سالانہ قیمت لیجائیگی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو چہ ماہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر شرط السلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور پیتا و چلتا پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اُنھین لازم ہے کہ چند سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوا دین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ ہمارے یہان سے تو ہم پرچہ روانہ کیے جاتے ہین اور راستہ مین کوئی گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر نیاز مند منیجر خود نہین پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار مین اُنکو اپنے خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ مضامین غیر نمبر ۸
(مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۲۶ء)

غزل

جب مین مجرد سے چنے ڈالے جانے کے لیے
قیس صحرا کو چلا ہے غم بھلانے کے لیے
موت آنے کا نہ اسکے ۔ دشکے جانے کا نہ غم
آدمی آنے کے لیے ہے دھوپ جانے کے لیے
جب کبھی وحشی کا اپنے منہ لگا لیتا ہون مین
دخت رز دور آتی ہے مجھکو منانے کے لیے
آدمیلی ہی ہے امید شاید قیس کو
پھر رہا ہے آج پانی وہ منانے کے لیے
کورت شب سے وصل تک کا حال ہے کافی نہین
وہ ورق کو مین کے ایسے سنانے کے لیے
ہوئے یہ لکھنؤ یونیورسٹی مین بیہودہ و
قصہ غم جب گئے انکو سنانے کے لیے
بے ستون اور تیشہ سب خاش چھا مین آہ
پھبکڑ موزون زبانی غسلانے کے لیے

راقم خاش کرانی

اے نرگس !

(نعمہ جو نرگس کی طرہ گرفتار ہے ۔ ایران کی ... مین پھولیں ...)

اے نرگس شوخ چشم شہلا ۔ پر روز حیا و ... است ...
... سرگرم ۔ ... مغرور
در طرف چمن ... ۔ استادہ ... دست ...
برگشتہ بدست جام زرین ۔ بے پردہ ...
... طرب ... ۔ ... ناز ...
... ۔ ... عشرت ...
ہر روز ... ۔ ... فلک ...
ہر شب ... بزم رندان ۔ بے پردہ ... اسرار

آرائش بزم ... ۔ خوبان ... منظور
لیکن تو گمان ... ۔ بر باد ... مشہور
زیرا ... زمانہ ۔ این نکتہ ... مستور
ہر جا کہ ... جام ... ۔ با دست ... ز تیہو
... کہ ... ۔ گردی ... منظور
... ۔ تعقیب ... معذور
روشن ... اگر ... ۔ ... سینہ

شیرین ترا زین ... گفت
... زین ... سفت

(پاندور کاور)

ہمون مجسٹریٹ ہوئے جاب

میان لبوا ہے نے ہل کاندھے سے اتار کے ایک کونے مین رکھا کھیا دوسرے کونے مین ڈالی زمیندار کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑے ہوئے اور بزبان بے نیازی فرمانے لگے ہمارا حساب کر دو اب ہم کھیت مین کام کاج نہ کریں گے ۔

زمیندار صاحب ہکا بکا ہو کے دیکھنے لگے ۔ بار بار پوچھا کہ بھائی آخر وجہ سبب باعث موجب علت غرض غایت ۔ کچھ تو کہو تیری رگ ٹیڑھی کیون ہو گئی ۔ کسی نے کچھ کہا سنا مارا پیٹا ۔ تنخواہ چڑھ گئی ۔ بیمار ہو گیا ۔ گھر سے کوئی بری خبر آئی ۔ لبوا ہی نہ کرے گا تو کیا کرے گا ؟

مگر لبوا یہی کہتا رہا ۔ ہمارا حساب کئے رہو ۔ آپ جانیے خاطر مدارات کی بھی حد ہوتی ہے ۔ کام کا آدمی کا یون بغیر تنبیہ دو دن پیشگی نوٹس دیے استعفا دینا ۔ پھر بھی جوتائی کے وقت ۔ زمیندار کو آیا غصہ انھون نے ڈیڑھ ہاتھ کے طول اور بچے کے عرض کا جوتا سنبھالا اور کہنے لگے ۔ بتا تو ورنہ کیون جائے گا ۔ کہان جائے گا ۔ جوتائی چڑھی ہے ۔ چربی بڑھی ہے ۔ دن لگے ہین ۔

حریف کا رنگ زرد تھا ۔ لبوا نے صاحب نے دانت نکال دیے ۔ صاحب اب صاحب صاحب (صاف صاف) بتائے دیتے ہین ۔ مسٹر سکاریے سے سوج ڈوبے ہلک بھر ابھیلا کی وہم وراثت مر موروث میان نکس جات ہین ۔ ... ہم پنچ لوگ ... بھی کرکے کہین کہ ہم ہون ... آدمی ... ہون کمائی کھولی ... ہے اور کا دھرا ہے ۔

زمیندار ۔ اچھا تو پھر ؟

لبوا ۔ پھر کیا ۔ ہم ہون مجسٹریٹ ہوئے جاب ۔

زمیندار صاحب ہنسے اور بچے کے دو چار شفقت کے ہاتھ جماد کے طالب تفصیل ہوئے ۔ مجسٹریٹی ہون معمولی عہدہ نہین ۔ پھر ایک ان پڑھ جاہل لبوا ہے کی الٹی کھوپڑی مین اس بھوت کا سمانا خالی از علت نہین ہو سکتا ۔

زمیندار ۔ اے تو اور مجسٹریٹی ۔ یہ منہ اور مسالا ۔ کچھ بھنگ تو نہین کھائی ہے ؟

لبوا ۔ حضور ۔ بھانگ وانگ کچھ نہین کاملاون کے دکیا نام کہ گاون گاون آسمان آجکل مجسٹریٹ ہین ۔ کرو تو بچھوا دھر بیٹھا آئے ۔ کوئی کوری آئے انگوٹھا ایک بھی سادھ ... نہ پڑھا نہ لکھا ۔ اس بیٹھ کے کھیا ہو وہ قضیا کرت ہے ماتو مجسٹریٹ جیسے مجسٹریٹ ۔

زمیندار ۔ اچھا تو یہ کہو ۔ پنچایت کے پنچ بنا چاہتے ہو ۔ اے وہ مجسٹریٹی نہین ہے ۔ بھلا پنچایت کے پنچ مین رکھا ہی کیا ہے ۔ خیر گئے پنچ تو کھاؤ گے کیا ؟

لبوا ۔ ان ان مسر پنچ ۔ ہین کہ ہم ہون بے ... ادرشاب ۔ ایسی بجائے رفع دھد کی بات ہے ۔ دیکھو صاحب تم تو گئے مان رسالے جات ہو ۔ وزری مین غصہ کرنے لگے ہو پنچی (جوتا) ہاتھ سے رکھ دیو ۔ تو ہم کہی ۔ پنچ بنے مان ایسی مجاہے ۔ آگی ایسی کہ گاؤن گاؤن حکومت ہوت ہے ۔ گاؤن کے موٹ موٹ منی آہن کھیرا نزدیک آئے کے چودھری دہشت اکرت ہین ۔ جونکی کہا ہالا مقدمہ ہنک گر ہوت ہے او ساری ... گورنس درشوت دیت ہے ۔ اور سب سے نیک بات تو یہ ہے کی ... ہون بانت ... اور کین ... سارے ... کے ... (...)

زمیندار ۔ آقہ ... سلامتی سے ... ہین ۔

جانتے ہو گھونس (رشوت) لینے والے کے آگے کے ہاتھ پیچھے ہوتے ہیں؟

ملوا ہا: گنگا کر یا درگنگا کی قسم جون گھونس لیت ہے ایکو پروا نہین جات۔ کچہرین مان گھونس۔ تھانا مان گھونس ریل کے کارکھانے (کارخانہ) مان گھونس۔ بہشتن کی جادواری (بہشتوں کی جمعداری) مان گھونس صاحب کی اردلی مان گھونس۔ کون کاج ہے جی (جس مین) گھونس نا ہین؟ ہیچا ہیمان گھونس چلت ہے۔ ارے دیکھو وہی سیان کا ناؤں ہے۔ پیٹ مان ہے منہ مان نا ہین آوت۔ ارے اوئی صاحب جون کریا کرماکاٹے ہین۔ گوگر کیتم لا کرت ہین۔ انکوا مان (آنکھن مین) گھیجار باغیچے لاگ ہے۔ سمجھا ہمرے دینٹم ننگے منشوبہ ہوان سری دسٹری (ایس ہو) ارے دروازے پر پڑا کرت ہین۔ وہی وہی جھکے دوارے (دیوڑھی پر) کچھو پاکا پردا (درخت) لاگ ہے جیجیو؟ ہیچانا؟ کہ نا ہین؟

زمیندار: ارے تو پہلیان بجھاتا ہے۔ ہو گئے کوئی مسٹر ہے پھر ان کے حال سے کیا مطلب؟

ملوا ہا: اون ہوان دوہ بھی (بہشتی) بھی ہین۔

زمیندار: ہندو ہین کہ مسلمان؟

ملوا ہا: صاحبوا۔ جو گھونس لیت ہے او کا دھرم گھونس ہے۔ او نہ ہندو نہ مسلمان نہ کرشٹان۔

زمیندار: اچھا پھر؟

ملوا ہا: وا ہو گھونس لیت ہین۔ جمون منی سے عداوت بھئی۔ جھٹ پنچایت مان دعوی کرائے دین دوسر منی رہ دوسرے لوگ، نہ جانے کا بات ان سے دبتے ہین۔ گو تو کا چوری مان پھنسائے دیتہین کہ نوٹے کرجی لرکا، قرضی رقعہ پر نوٹ لکھا سے لیت ہین۔ اب کا کہی کون کون جا ہوت ہے۔ سرکار تم موہو بہشتن جاؤ جیسو زمینداری (زمینداری) ہمرا گئے سریو ہم جون بڑے صاحب تیر جاتے کے ارجی (عرضی) تان دیئی۔

منطق معقول تھی۔ انجام اس پنچایتی ادہر کی اچھی طرح واقف ہین۔ خواہ مخواہ کی حکومت سے ایک بھلا چنگا فریب ہے۔ زمیندار صاحب چین ہو جینا نظر آئے انھین سمجھا دیا کہ حضرت پنچایتی بناوٹ اور جعل سے بالکل پاک ہے حقیقت یہی ہے جو ہوا! کتنا ہے خدا ہندوستان غریب کی جان پر رحم کرے جتنے اسباب رفاہ مہیا کیے جاتے ہین وہ سب اس کی جان کا جنجال اور گردن کا پھندا ہو جاتے ہین۔ آنریری مجسٹریٹ، آنریری منصف آنریری اسسٹنٹ کلکٹر اسلیے بنائے گئے کہ مصارف مین کمی ہو کچہریون کے سر سے ہجوم کا رکی بلا ٹلے۔ مزدائے جو بڑھ گیا اس کا بوجھ دیگر سے غریب اہل معاملہ دوڑ دھوپ کی مصیبت سے بچین۔ اسی طرح نوٹسین بنائی گئین کہ جنھین فریق وصول کا زین کا سامنا اہل مقابلہ کو کرنا پڑے ضرورت کے موافق قانون مین اصلاح و ترمیم ہونگے۔ سہولت کے ساتھ قصیے طے ہون۔ علے ہذا القیاس پنچایت کا دستور۔ کھڑی فروری چوکھا کو۔ واقف حال پنچون کا وجود گویا پنچایت کی طوالت بچاکا اصلی ذریعہ ہے۔ مگر وہی ایک جہت رحمت نظر آ رہی ہے طرہ یہ کہ پنچایت کا فیصلہ اپیل نظر ثانی نگرانی کا مقبول نہین یا اندھے کی داد نہ فریاد۔ اسی پر بیٹھ گیا۔ یہ کام حکومت کا نہین۔ سچ پوچھیے تو آ باری کی ترقی اور خود غرضی اس کی ذمہ دار ہے۔

مولانا پنچ خدا کے واسطے کوئی راہ ایسی نکالیے کہ دیہاتی بھائی بھی خواب غفلت سے بیدار ہون۔ شہریون کی طرح یہ لوگ نفرو داد حیلہ جو نہین ہین ان مین محنت و مشقت سے روزی کمانے کی روح ابھی موجود ہے۔ جھگڑے اور فریب بہت کم ہے۔ اگر ان کے خیالات و اخلاق کی اصلاح کی جائے تو ابھی وقت سب زیادہ وقت ہوگی۔ خدا نہ کرے جو مرض پختہ ہو جائے۔

اور نئی لوگون کا یہ خیال کہ جتنے عہدے سے ہین خواہ اجرتی ہون یا معنت کے سب کمائی کا ٹھیکا ہین بڑھتا جاتا ہے۔ ممبرشپ کی خواہش اسلیے پیدا نہین ہوتی کہ قوم کی خدمت کرینگے مظلومون کی داد رسی کرینگے۔ ظالمون کو سزا دینگے کسی ممبر کا یہ سبب لوگون کو پسند آتا ہے کہ کیا دینگا دھینگی کی ہے۔ کیا مظلوم کی ناک مروڑی ہے۔ کیا رشوت لے کے گھر بھرا ہے۔

سنا آپ نے۔ لیو مولانا پنچ ہم جوان گھر (قلم) رکھ کے جات ہین بڑے صاحب کے تیرو صاحبوا بنائے دیو ہم جوان کا جھگڑا۔ رام تمھار بھلا کرے اب ہم کا گجوا (کا خدا) یہ کھا (حکم) سے مل جیا؟ ہمار حساب سگرا دیو۔

راقم ...

نقد النقد

حضرت! ایک سخت استوان پر ان کا سمم کہ جتنا ہر تصنیفون پر ریویو کرے نا جائز ہے۔ آپ کا تو کچھ بگڑتا نہین۔ جسکو دیکھیے ہین وہ گے گالا پنجاؤ کی طرح پھیلا لیتا ہو بھی بات کہتے ہو ہمارا دل بیٹھن لگ دیتا اور کسی کے گول پھیلا ئے سے ان کی جانب کے رخسار پر خدا نخواستہ ورم کا حملہ ہوتا ہو گویا وہ ایسے تیور پڑتے ہین کہ ذہن کی جگہ روز نکاحین ان سے قرآن۔

خیر اب تو سر پر آ ہی پڑی جھیلیں گے۔

(۱) تاریخ عجیب منشی شیر محمد صاحب ابن حاجی حافظ رحیم بخش کاکوری کی چھوٹی سی تالیف ہے۔ حضرت سلمان فارسی صحابی خاص حضرت رسالت پناہی کا مختصر حال اسمین لکھا گیا ہے مگر اتنے ہی حصہ پر قناعت کی گئی جتنا کہ اسد الغابہ مین ہے۔ اسد الغابہ ایک مختصر یادداشت ہے جسکے مصنف نے دریا کو کوزے مین بند کرنے کی سعی کی ہے۔ سلمان پاک ایک جلیل القدر بزرگ فرد تھے ان کا حال مبسوط کتب سیر مین موجود ہے۔ اگر زحمت گوارا کرتے تو ہمارے مولوی شیر محمد صاحب آسانی کے ساتھ ایک موٹی تازی ضخیم جلد لکھ سکتے تھے۔ مگر انھون نے فاتحہ درود اور دیگر نصائح اخلاقی و شرعی پر زیادہ توجہ کی ہے۔ خیر یہی ہم غنیمت ہے مہر قیمت ہے چھوٹے ۲۴ صفحہ کا مجموعہ ہے البتہ اچھا شیر محمد مشین ساز نظیر آباد لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

(۲) مادر ہند جلد اول - مس کیتھرائن مئو کا ناول جو ہندوستان کے متعلق مرتب ہوکر مدت ہوئی شائع ہوا اردو میں بہ سلسلہ مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ مرتب ہوکر شائع ہوگیا۔ کتاب خود جواب و ترجمہ کا خلاصہ ہے اس لحاظ سے اگر جناب مترجم کا اسم گرامی دکھایا گیا ہے تو زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں مطلب خراب ہے جو لوگ اردو نہیں جانتے وہ آسانی اس سیاہی صورت کی ناکام اور بعض مقامات پر ناہمیتی تفتیش معائنہ کر سکتے ہیں۔

کتاب شیطان کی آنت ہے اور اکثر مقامات قابل جرح و تنقید ہیں وقت ذاتی ہیں علاوہ کچھ نہیں مس کیتھرائن میو کسی قدر بھی کہ اگر میں شہادت میں پبلک صحت طاعون اور ہیضہ کے اسنداد اور انسداد کی دشواریاں جا بجا آئی تھی گرد پیش سے ہر جگہ پر ایک نقل و معقولات بھی دی جاتی ہیں - وہ اپنے وعدے پر قائم نہیں رہیں۔

بہرحال اصل کتاب بہت مشہور ہے اردو جاننے والے ضرور دیکھیں - چھپائی بہت خوب ہے - چھوٹی تقطیع کے ۳۰۰ صفحہ پر تمام ہوئی ہے - مولوی محمد ادریس صاحب نے ایک مختصر مقدمہ بھی شروع میں لکھ دیا ہے - زبان آسان ہے - مگر قیمت نہیں معلوم مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ سے طلب کیجیے۔

---

(۳) زمانہ جلد ۵۵ نمبر (۱) مشہور ادبی پرچہ ہے کانپور سے نکلتا ہے منشی دیا نرائن صاحب نگم بی اے اسکے اڈیٹر ہیں جس بانمردی کے ساتھ مضمون نگاری رسالہ جاری رکھا انہیں کا دل گردہ ہے - ورنہ اردو ادبی پرچہ کی عمر ہی دس سال ہے جس سے اردو ادب کا اندازہ لگایئے جبکی عمر ۵۵ سال ہے اسکی زندگانی میں شصت سالہ جوڑوں کو طلاق دینے کے بعد بیٹی کو پیکنک پیری سے شادی کرنے کی قوت رکھتا ہے۔

زیر تنقید نمبر میں سب سے پہلا ایک رنگین تصویر ہے جسمیں نے اشاعہ و ساقی دے کے تخیل کی صورت گری کی ہے - مگر طرز لباس عمر خیام کے زمانے سے بھی

کچھ ادھر کا بنا ہے مستورات و عاشق دونوں خاموش بیٹھے ہیں دونوں کی آنکھوں پر مستی کا اثر ہے - مگر دونوں مادرزاد ہیں اگر ایک کے ہاتھ میں چوڑیاں نہ ہوتیں تو شاید قرعہ فال کے مونث مذکر کا پتا لگانے پر معلوم ہوتا کہ شاعر کون ہے اور شاعر کی مادہ کون چوڑیوں والے ہاتھوں میں صراحی ہے اور کنٹوپ پہننے والے شاعر کے ہاتھ میں پیالہ صراحی سے جو کچھ گرتا ہے وہ گل لالہ کنول اور گلاب کے پھول کی صورت اختیار کرکے ہوا میں ساون کی بھنبیری کی طرح اڑتا پھرتا ہے - موسیقی کے زمانے میں اہل مصر پر عذاب نازل ہوا تھا جس چیز کو ہاتھ لگاتے تھے مینڈک ہو جاتی تھی - یہاں شراب پھول بن کے اڑ گئی میکش و ساقی منہ کھول کے رہ گئے تخیل محض رنگین نظر نازک اور باعتبار صورت گری و نقاشی قابل داد ہے - کسی بھونرے نے پھول اڑانے والے آوارہ و خام کا مرنے ایک مصرعہ کہا تھا ۔

سید برادران کا ڈیفنس فنڈ
برادران ملت کیسامنے چند معروضات

جناب من تسلیم!

میرے محترم و عزیز سید [illegible] صاحب [illegible] ایک ہی اشتہار کے سلسلے میں [illegible] کر رہا ہوں - [illegible] سید برادران [illegible] ان مقدمات کے علاوہ [illegible] اہم مقدمات چل رہے ہیں [illegible] جنکی پیروی کے لئے [illegible] کی ضرورت ہوگی [illegible] سید برادران پر چل رہے ہیں اور [illegible] ان مقدمات کی پیروی کیونکر کی جائے - یہ مسئلہ حل طلب ہے - [illegible] سید برادران کا ڈیفنس فنڈ [illegible] قوم کے مخیر و ہمدرد حضرات [illegible] سید برادران [illegible] مسلمان [illegible] قوم [illegible] امید ہے کہ [illegible] قبول فرمائیں گے [illegible]

والسلام

آپکا خادم :- غلام محمد خادم ناظر سیاست لاہور

نرالی سے شراب پھول بن کر

غالباً مصور کے خیال کا ماخذ یہی بیہودہ مصرعہ ہے اس تصویر کے بعد شعلہ تاریخی و ادبی نثر مضمون ہیں جو مضامین پڑھا نہیں ہیں - اردو کے مضمون سے نیاز فتحپوری صاحب تحسین [illegible] لاہور کا مضمون قابل توجہ ہے - آپ نے شعب ہندوؤں کو سنسکرت کے غیر مانوس الفاظ اور مسلمانوں کو عربی کے ثقیل اور بوجھل عبارت بین السطور لکھنے سے اجتناب کرنے کی نصیحت کرتے ہیں صفحہ ۲۷ سے بعنوان " کربلا " ایک ڈرامہ شروع ہوا ہے اسکا اگلا حصہ ہم نے نہیں دیکھا یہ ڈرامہ کوئی اہمیت حیثیت نہیں رکھتا - خیالات زیادہ تر انگریزی سے ماخوذ ہیں جنہیں شرمانے زبان حال [illegible] جدت یہ ہے کہ امام حسین کی بیکسی دیکھ کے ساہو نامی ایک ہندو راجا اپنے دوسرے رفقا کے ساتھ مظلوم گروہ کی اعانت پر آمادہ ہوئے - انتہا [illegible] ان کو بھی تلوار کے گھاٹ اتارا - یہ تخیل غالباً امام حسین کے اس قول سے ماخوذ ہے جو لڑائی کے آخری وقت آپ کی زبان پر بطور اتمام حجت جاری ہوا۔

نوٹس زیر دفعہ ۵ ایکٹ نمبر ۱۹۰۸ء

[illegible]

بعدالت جناب سید جعفر حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر [illegible] مقدمہ [illegible] نمبر [illegible] ۱۹۳۰ء

[illegible] محمد [illegible] ساکن [illegible] تحصیل و ضلع [illegible]

بنام

[illegible] وغیرہ [illegible]

درخواست [illegible] دفعہ ۵ ایکٹ نمبر [illegible] بابت [illegible] بتاریخ [illegible] فروری ۱۹۳۰ء [illegible]

[illegible] ہے اور [illegible] جائے [illegible]

[illegible] ایک سال [illegible]

[illegible]

[illegible]

مگر تم اپنے نبی کے فرزند سے بیزار ہو تو ذرا سے چھوڑ دو وہ ہند کی جانب کوچ کر جائے؟

یہ خواہش پوری نہیں ہوئی لیکن ڈرامے کے مصنف نے علاوہ اہل ہند کی محبت کا نمونہ اس لیے پیش کیا ہے کہ اگر امام حسین وطن چھوڑ کے ہندوستان چلے آتے تو رحم دل ہندو انکی حمایت میں کوتاہی نہ کرتے۔ ڈرامے کے مصنف کی نیت بخیر ہے اُسنے جہاں کہیں مقدس شہیدوں کے نام لیے ہیں ادب ملحوظ رکھا ہے۔ گو مسلمانوں کو ڈرامے کے شرعی جواز میں کلام ہے۔

بہرحال "آزاد" کا یہ نمبر خوبیوں سے خالی نہیں ہے۔ ڈاکٹر انصاری اور مرحوم حکیم اجمل خان کی تصویریں بھی اسمیں ہیں اور کئی نظم مضمون بھی ہیں جب شوق ہو منگوا کے دیکھیے پرچہ کی قیمت آٹھ آنے ہے۔

---

(۴) ہمس امرت سر۔ ادبی پرچہ ہے خوبصورت اور مختصر تقطیع ہے ماہوار نکلتا ہے با تصویر ہے مضامین بُرے نہیں ہیں۔ ایک ترکیب لوگوں نے یہ بھی خوب نکالی ہے کہ مضمون کہیں سے نقل کیا اور نیچے لکھ دیا "ماخوذ" یہ ایک متعصبانہ تنگ ظرفی بلکہ حیا داری ہے۔ کہ "ماخوذ" لکھیے اور "ماخذ" کا پتا نہ دیجیے۔ اے حضرت مضمون اگر اچھا نہ تھا تو آپ نے اخذ کیوں کیا؟ اور اچھا ہے تو جس غریب نے محنت کی ہے یا جس نے مضمون اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے اُس کا نام کیوں نہیں لیتے؟ یہی نہ کہ اب جو اس پرانے مضمون کو آپ کے پرچے سے کوئی نقل کرے تو لکھدے کہ "ہمس" سے یہ پھول چنے ہیں وہ یہ تو لکھے گا نہیں کہ ہمس نے کہیں سے مضمون چرایا تھا۔ پرچے کی قیمت عہ سالانہ ہے۔ اسمیں ایک مضمون عروض پر مسلسل نکل رہا ہے۔ غالباً مفید ہوگا

---

(۵) ماہنامہ بہار شریعت پٹنہ۔ سنتہ میں [illegible] اس صوبے سے شائع ہوتا ہے جس کے اکثر باشندے [illegible]

اُردو کی صورت سے جلتے ہیں حالانکہ ہر بولی اُردو ہے۔ اُن لوگوں کے باہمت ہونے میں کیا کلام ہے جو اپنے گھروں میں قدردانی کو ترس جاتیں مگر یہ بے پروا ہو گئے "ایک کماتا دھن" پال لیں۔ یہ پرچہ ضروری امور کی طرف متوجہ ہے مسٹر شاہ خلیل الرحمن بی اے ایڈیٹر ہیں سالانہ چندہ عہ ہے۔ اُردو کے عاشق آجکل وہی لوگ ہیں جن کا عمل اس قول پر ہے دنیا لینا کیسا محبت عجب چیز ہے۔ خدا کرے خالی خولی محبت جتانے والے سوکھی ساکھی تعریفیں ٹالنے والے اور "محب قوم محسن ملت" کا خطاب دے کے اپنا سڑا ہوا بسا مضمون چھپوانے والے ہمدردوں کے علاوہ دس سے نقد خریدار مل جائیں۔ کام چل نکلے۔

(۶) نیرنگ ریاست رامپور یو پی کا خاص نمبر خاصا موٹا نکلا ہے مشنرا نمبر ہے۔ پونے دو سو سے زیادہ صفحے ہیں۔ مطلاً رنگین سرورق پر حضرت غالب کی تصویر ہے اور جا بجا دوسری تصویریں ہیں مثلاً جناب میر انیس مرحوم مسٹر عبدالصمد بی اے۔ سرکار خلیفہ ہارون الرشید عباسی۔ کمال الدولہ مصاحب دربار رامپور۔ سرکار اندور ریوا۔ دھولپور۔ [illegible] پٹیالا۔ مالیر کوٹلہ گوالیار۔ [illegible] مولوی محمد نجم الغنی مصنف اخبار الصنادید مرے ہوؤں کا ذکر نہیں مگر جن زندہ حضرات کی تصویریں دی ہیں اُن کا تعارف بہت حال ضرور لکھ دینا تھا خصوصاً وہ عجیب و غریب شخص جو تن تنہا اتنی ریاستوں کا مصاحب ہے۔ واللہ عجب والی گروہ ہے۔ ایک ہندوستانی [illegible] سے مشکل سے اٹھ سکتے ہیں نہ کہ [illegible] نعمت کی مصاحبت؟ ان سے پوچھنا چاہیے کہ سیاں [illegible] سینہ میں دل ہے یا سل؟ بے شک تم کمال الدولہ۔

تصاویر کے علاوہ ایک خوبی اور بھی ہے یعنی خوبصورت تحریروں کا عکس جس کے کلمہ پر روح عماد و رشید و پنجہ کش و یاقوت رقم و جان فدا نور اللہ تنظا۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ [illegible]

کاغذ پر نگوری کھینچی ہے۔ ایک خاص لذت ان چیزوں کے معائنے سے دل کو ہوتی ہے۔ پھر عکاسی تحریریں انھیں حضرات کی ذات سے مخصوص نہیں ہے جن کی لیاقت اور ریاست اور خوش خطی کی نیاز مندی سے آزاد رہ جاتی وہ کام کی بات کہتے اور حقیقتاً لائق علمی خدمتیں انجام دیتے ہیں اس وجہ سے انکے خط کا نمونہ تبرک کے طور پر محفوظ رہنا ضروری ہے۔ یہیں ہمارا ایک بنگلش نویس "محبوب نیرنگ" ہے۔

اب رہے مضامین تو وہ اچھے بھی ہیں اور بھرتی کے بھی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے افسانے لکھنے کا دستور آجکل عام ہے وہ کون ہے جسے دو چار چٹکلے یاد نہ ہوں۔ ان چٹکلوں کو اوٹ پٹانگ زبان میں بے مزہ عبارت آرائی کے ساتھ لکھ دینا کسے نہیں آتا۔ لہذا خدا کے فضل سے افسانوں کی وہ بھرمار ہے کہ اللہ تیری پناہ۔

پھر بھی ایڈیٹر صاحب کی محنت اور تلاش داد کے قابل ہے جنہوں نے چند مشتاق سخنوروں کے علاوہ [illegible] معانی پیدا کر لیے تفصیل احوال کی ہمت نہیں مختصر یہ کہ اس خاص نمبر کے مستحق مضامین کا قحط ہے۔ اور اس مجموعہ مضامین میں کئی چیزیں قابل توجہ [illegible] ہیں لہذا مشتاقوں کو قبل نہ کرنا چاہیے۔ یہ سمجھیے کہ رامپور وہ مقام ہے جس نے نواب کلب علیخاں کے بعد پھر کبھی اہل کمال کو منہ نہیں لگایا۔ قدردانی تو چیز دیگر ہے [illegible] البتہ دیر سایہ دولت پروان چڑھتے ہیں۔ اس زمانے میں کوئی عمدہ تصنیف ریاست رامپور سے منسوب نہیں ہوئی۔ رنڈیوں کے سالانہ انعام کی رقم کا دسواں حصہ در بھی علم اور اہل علم کی پرورش میں صرف نہیں ہوتا ایسے مقام پر رہ کے نیرنگ نکالنا ایک معجزہ ہے۔ خاص نمبر کی قیمت عہ ہے۔ چھپائی لکھائی کاغذ عمدہ ہے۔

ہم نے رسالہ اس ارادے سے طلب و رکھنا چاہا [illegible] کر لیں گے مگر وہ [illegible] سے اصلی چھوٹ گرا



امتحان محبت

رکھے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو　　یہ ہم ہونگے جانے بھی دو امتحان کو

حکومت: میری پیری گوئیاں کون۔ کنوئیں میں پھاندے کون؟ آؤ۔ آؤ۔

انڈیا جان: ارے مردود کن کے ساتھ؟ سنو صاحب! میں کالی تم گورے کہیں پانی گندہ نہ ہو جائے۔ مجھے تم سے محبت تو ہے مگر: خیر مردوا؟

صدر: اوہ خدا! چاہے تم کو دو یا نہ کو دو۔ میں ضرور کودوں گا۔

جس طرح مسٹر جمن داس کے ہاتھ سے بھرے جلسے میں سرجاسل بلیکٹ کے سر پر قلمدان ۔ قضائی اتفاق میں یعنی وہ اڑ کر نکل گیا ۔ سیاہ زمین پر کچھ سفید سفید چھینٹے دکھائی دیے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا یہ ستاروں کی بستی ہے ۔ نہ یہ ہے کہ لیڈرانِ کرام ہاروں کی بستی کی سیر کی تھی ۔ یہ بستی ہے مولانا پنچ کی دیکھی بھالی ہم کل گئے تو یہیں نہیں لہٰذا آپ بھی سیر کیجیے ۔ مطلع عرض ہے ؏

شراب نور میں ڈوبی ہوئی ستاروں کی بستی ہے
قمر پاروں کی بستی ہے ۔

بہشت حسن کے بکھرے ہوئے پاروں کی بستی ہے
کہ انگاروں کی بستی ہے ۔

استعارہ کی ایک قسم جدید ہے استعارہ خواہ مخواہ ۔ شراب نور اور بہشت حسن دونوں استعارے بھی خواہ مخواہ کے بچے ہیں ۔ بستی یعنی آبادی شراب میں ڈوبی مگر ڈوبی نہیں ۔ شراب بھی ڈوب مرنے کے لیے ۔ خصوصاً نور کی شراب ۔ جلے ہوا تھا یاس بہشت حسن میں دانہ ڈالا کرتے ہیں اور آگ کے بکھر جاتے ہیں ستارے ہو جاتے ہیں تک پاروں کے بجائے قمر پارے اور انگارے ہو جاتے ہیں انگارہ ۔ دوسرا شعر ؏

عروس قدرت کی نادرہ زیور چھین ہوگی
حسین نازنین ہوگی ۔

یہ اس کے قصر رنگین کے گلدستوں کی بستی ہے
طلبگاروں کی بستی ہے ۔

کیا سلسلہ ہے کیا الفاظ ہیں ۔ واہ ۔ زمین دوزیت قافیہ کی بالکل محتاج نہیں ۔ تشبیہ وجہ شبہ کی احسان مند ۔ نہ مطلب و معنی کسی مناسبت کے منتظر جو چاہے کہہ دیجیے ۔ چاندماروں کی بستی ہے ۔ چڑیماروں کی بستی ہے ۔ جھٹیاروں کی بستی ہے ۔ ملک خواروں کی بستی ہے ۔ مہماروں کی بستی ہے ۔ ہرکاروں کی بستی ہے ۔ تیسرا شعر ہے ؏

حسینان فلک مصروف ہیں جلوہ فروشی میں
ترکی تاج پوشی میں ۔

دیار کہکشاں کے شوخ رفتاروں کی بستی ہے
طرحداروں کی بستی ہے ۔

قمر کی تاج پوشی نہ ہوتی تو جلوہ فروشی کا لطف ہی کیا ۔ چوتھا شعر اور آخری شعر ؏

فضاؤں میں مقدس مستیاں سی چھائی جاتی ہیں
ہوائیں مسکراتی ہیں ۔

خرابات اکمیت کے سرشاروں کی بستی ہے
یہ میخواروں کی بستی ہے ۔

آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ فضاؤں میں سیکڑوں مقدس مستیاں کیونکر ابر کی طرح چھا جاتی ہیں ۔ فضا تو



بہ جدید کالبہالش زمین
اجبل مرے سٹکے ٹائمک ٹون ۔ تفریح تو ہی ۔

خود ہی عالم پر چھائی ہوئی ہے ۔ خیر وہ چھائے یا نہ چھائے مگر اول تا آخر نسبت داروں استعارہ غریب تماشائے خرابات اکمیت کے ابد بیکار رہا ۔ ہاں جناب ہم قائل ہوگئے ۔

نمبر "ادب لطیف" کا شیدا ہے کوئی کارنامہ نگاہ قلم کے سامنے آیا اور طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی خدا کرے جناب شاعر شیریں مقال "پنچ" کے خریداروں میں شمول گر جائیے ۔

راقم

ادیار خاکسار

مولانا پنچ کی نوٹ بک

قلمدان کی اوچھل کود

واہ بیل ڈ کودا ۔ کودی گون ۔ یہ تماشا دیکھئے کون منتقے اس کی اسمبلی میں سرجاسل بلیکٹ تقریر کر رہے تھے آپ کی سطح آمیز تقریر کا اثر دیکھیے کہ ایک رپورٹر کا قلمدان جا نمار ہو کے جیرا اچھلا تو سر پر سوت کے سر ہوا ۔

تماشا ہے قلمدان پر اثر ہے سوچا جانو ؏

دوسری روایت یہ ہے کہ قلمدان نہیں ڈ چکا بلکہ بجود ہو کے تقریر لطیف کی داد اور دیدہ بوسی کے اشتیاق میں دیے لطیف مگر کسٹر ہمیت نیچے آرہا ۔ شوق سنگین تھا مگر خیر گزری چوٹ چپٹ سے سر محفوظ رہا اور کوکین کی شفقت بال بال بچا ۔

مسٹر جمن داس ہندوستان ٹائمز کے رپورٹر اس قلمدان یا بیگ یا بجان تی کے تھیلے کے مالک ہیں ۔ اخباری کالموں میں بعض وجوہ شائع ہوئے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ لارڈ برکن ہیڈ صاحب وزیر ہند کے الفاظ بیہار آگیں نے مسٹر جمن کے دل کی امنگ اعتدال سے زیادہ بڑھا دی تھی ۔ سرجاسل بلیکٹ نے جو سائمن کمیشن کی حمایت میں ایک روز گڑا برسایا تو کیا رہی تھی انھوں نے نیچے نمو کی قوت نے سر اچھالا بیگ یا قلمدان بھلا اس جوش کا مقابلہ کیا کرتا بیکت دیوانگی ہے ؏

باندازِ کہ بلبل از قفس در بوستان افتد
قلمدان بر سر جاسل بلیکٹ بیقرار آمد

اب معذرت ہے کہ ؏

اس دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا

ہماری رائے ہے کہ معذرت صحیح ہے ؏

ڈاسلہ مریخ از من عالم جہانیہاست

نگاہ پوچھیے تو یہ لارڈ برکن ہیڈ کے نام کی تاثیر ہے جنھیں لوگ بیچارے منشی منشی میں مرد کہن

شکستہ سرِ مقصد پیٹے بھی کہتے ہیں۔

"کیوں جی کیا اسی قطع سے ہم آئے تھے"

شاہی لشکر کا ایک جمعدار آدمی تھا لڑا کا جس تمام سپہ جاما خانی کو چوری لگاتا کبھی کہتا جیب سے روپیہ نکال لیے کبھی کہتا کہ کپڑے غائب ہو گئے۔ آخر تمام ساہیوں نے دیکھا کر لیا کہ یہ حضرت جب نہانے آئیں تو سیل کھیل کی طرح دور کر دیے جائیں۔ وہی ہوا جہاں گئے وہاں سے نکالا لیا۔ آخر انھوں نے عادت چھوڑی۔ گواہوں کے سامنے توبہ کی کہ اب میں چوری نہ لگاؤں گا۔ حمامی راضی ہو گیا۔ حضرت نے کپڑے اتارے اور جامہ خانہ سے حمام میں گئے حمامی کو دل لگی جو سوجھی تو اس نے انکی تلوار پر تلے سمیت مدہٹ دی اور تمام کپڑے کہیں چھپا دیے جب جمعدار صاحب غسل سے فارغ ہو کے نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دھیا ہے نہ قبا ہے نہ دستار ہے نہ تلوار ہے۔ ہے تو پرچلا ہے تلوار ہے خنجر آبدوست منہ پر جمعدار کا چہرہ یا لگا ہوا تھا۔ چوری لگا نے کا ارادہ شام تامل کرتے ہیں اور منہ سے برملا فرماتے الہ تلوار لٹکائی خنجر ہاتھ میں لیا بیکسا بیتی وہ دو گھوش وضع قطع جامہ خانہ میں ٹہلتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے "اے بھائی حاجی انصاف کرو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میری وردی چوری گئی صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ آپ نے الی حاماڈ حلی جنت واللہ ۔۔۔ کیوں بھائی میں تمھارے حمام میں ایسی ہی آیا تھا نہ ؟"

ہندوستان کے حمام میں ہندو مسلم ۔۔۔ جان بل نے تعریف دی ہے اور ایک زمانہ ۔۔۔ کو دیسی یا سر ۔۔۔ کا اثر ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ چھوڑا اب اس نے کوٹ دیا ۔۔۔

[illegible]

مصنوعات انگلستان کے ترک پر قسمی تماشا ہوئی نہ ونہ بیل کے بت پرستی تماشا ہوئی۔ پولیٹکل اور پرآوارہ جنگ ہونے کا سبق اہل ہند رفتہ رفتہ یاد کر رہے ہیں۔ جلیاں والے باغ کے معاملے میں معافی کردو ۔۔۔ کا معاملہ ہو چکا ہے۔ ہمکو صرف اتنا التماس ہے کہ اب ۔۔۔ آنے دے جو گھر میں پرانی تلوار لٹکا کے حمام میں شکنا اور ۔۔۔ الی حماکر ۔۔۔ ہندوستانی حمامیوں کو شکست دستی کی اجرت کے علاوہ مزید انعام بھی درکار ہے۔

حکایت

سائل: حضور والا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا مجھ بھوکے کا پیٹ بھر دیجیے ثواب ہوگا۔

منعم: بیٹے پیغمبروں کا نام تو گنا دو تو ایک روپیہ نہیں تم کو دوں گا۔

سائل: یہ کیا مشکل ہے۔ سنیے۔ آدم۔ شیث۔ نوح۔ ابراہیم۔ اسحٰق۔ یعقوب۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ یوسف۔ ایوب۔ اسمٰعیل۔

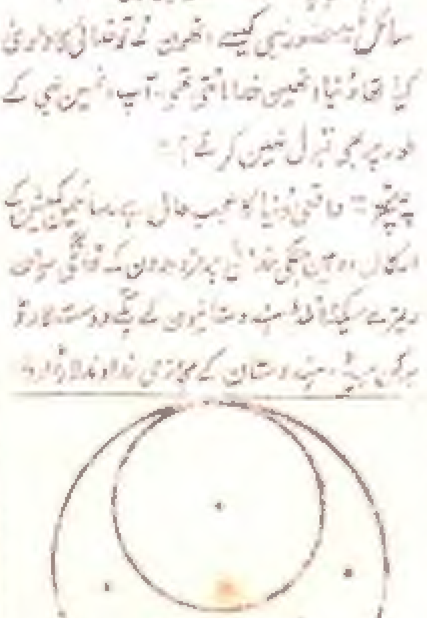
منعم: بس بس تھکیں گے؟

سائل: نہیں حضور ۔۔۔ فرعون۔ نمرود۔ عاد۔ شداد۔ وغیرہ وغیرہ ۔۔۔

منعم: یہ کمبخت ۔۔۔ بھی نبی تھے؟

سائل: حضور یہی کیسے انھوں نے تو خدائی کا دعوی کیا تھا دنیا انھیں خدا مانتی تھی۔ آپ انھیں نبی کے درجے پر بھی قبول نہیں کرتے؟

پنچ: واقعی دنیا کا عجب حال ہے۔ ۔۔۔ امکان ۔۔۔ ہندوستانیوں کے ۔۔۔ دست ۔۔۔ ہندوستان کے ۔۔۔



صاد کرتے ہیں۔ ابھی کونسل آف اسٹیٹ بکے گی۔ مگر یہ بھی چھپی۔ مگر لیجسلیٹو اسمبلی اور انڈین نیشنل کانگریس کے بعض ضعیف الاعتقاد ۔۔۔ سودرہ ماننے پر بھی تیار نہیں۔

سودرہ خط برائے سائنس صاحب

ایک صاحبزادے نے اپنے والد کو خط لکھا۔ جناب قبلہ و کعبہ صاحب ۔۔۔ کے واضح ہو کہ یہاں خدا کی عنایت سے ہر طرح خیریت ہے اور جناب قبلہ کی خیریت میں کوئی ۔۔۔ دینے والی بات نہیں ہے۔ ۔۔۔ گھر کی چھت گرنے سے والدہ شریفہ مرحوم ہو گئیں خواہر ۔۔۔ جنت سدھاریں ۔۔۔ بھی ۔۔۔ گئیں ۔۔۔ کی ۔۔۔ اور سواری کا ۔۔۔ بفضل خدا ۔۔۔ سائنس صاحب کو بھی ہم ایک ایسا ہی خط لکھنے کی صلاح دیتے ہیں سودرہ حاضر خدمت ہے ؎

گر لپینداُفتد زہے عز و شرف

"ڈیر ۔۔۔ بفضل خدا ۔۔۔ استقلال خوب ہوا ۔۔۔ ہندوستانیوں کو ۔۔۔ ہندو مسلم ۔۔۔ لیجسلیٹو اسمبلی ۔۔۔ کے ۔۔۔ نہیں کرتی۔ انڈین نیشنل کانگریس ۔۔۔ آپ کو معلوم ہے پہلے ہی سے بیزار ہے۔ باقی بالکل خیریت ہے خاطر جمع رکھیے۔"

جلد ہوش آیا

سرکار ہی کے مہاراجہ ۔۔۔ سنتے ہیں کہ آپ نے ایک ۔۔۔ کی ساری رقم ادا کرنے کا ۔۔۔ دو وعدہ کیا ۔۔۔ کے اب کہہ رہے ہیں ۔۔۔ عشق کی بدولت ۔۔۔ ہندوستانی ۔۔۔ کو ۔۔۔ تسلیم نہیں کیا ۔۔۔ عقل ۔۔۔ آگئی ۔۔۔ ؎

عشق از ین بسیار کرد است و کند

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

اسکے دو ہی مشہور وصف
شفاءآن و روغن عصفور ہے
اعضائے رئیسہ اعصاب کو طاقت پہونچانے مین
اور ہر قسم کی دماغی و جگر کو طاقت عظیم پیدا
کرتا ہے۔ قوت مردی کی لاجواب دوا ہے جسکی
تعریف حد توصیف سے باہر ہے [illegible]
[illegible] کا قول ہے کہ شہر مین عمر کیا گیا ہے
اگر یہی مشہور رکھے تو دنیا مین کوئی
دوا ہے تو یہی ہے۔ [illegible]
سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس
۲۰ خوراک (ستے)

بالحکم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible] کشتہ اور [illegible] سے تیار کیا گیا ہے
[illegible] جو ہندوستان مین مشہور ہے [illegible]
[illegible] سے تیار ہوتا ہے [illegible]
تیار کیا جاتا کہ [illegible]
[illegible] مشک عنبر و میوون کے [illegible]
تیار کیا گیا ہے مقوی اعضائے رئیسہ [illegible]
[illegible] کرنے والا۔ کمزوری کو دور کرنے والا [illegible]
[illegible] کو تقویت بخشنے والا
ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت
و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس بطور تحفہ

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت مین [illegible]
طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے
اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا
کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ
سے رگین خراب ہو گئی ہون انکے واسطے
حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ مین
اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ اعصاب کی
[illegible] کو بحال کرتا ہے اور [illegible]
مین تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت
بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی
آٹھ روپیہ (ستے)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جسکا [illegible]
[illegible] ہے قوت مردمی کے اضافہ کرنے مین
[illegible] جوان کو بڑھاتی [illegible]
پیدا کرتی ہے جریان و حرارت و رقت۔ بدخوابی کی
[illegible] کو دور کرتی ہے [illegible]
[illegible] کو دور کرتی ہے [illegible]
طاقت مین تیزی پیدا کرتی ہے [illegible]
[illegible] کے ایسی [illegible]
ہو چکے ہین [illegible]
کی جائے تو قوت [illegible] افزوں ہو

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع
محصولڈاک پانچ روپیہ (عمہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج لکھنؤ | فہرست کلان مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تین شیشی کے خریدار کو محصول معاف

حکیم سید [illegible] نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

جب آپ کی طبیعت ناساز ہو [illegible]
[illegible] زندگی [illegible]
[illegible] حالت مین [illegible]
[illegible] دلی دوست ہونے کا ثبوت
[illegible] ایک دفعہ ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ
[illegible] چار روپیہ (للعہ)

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار
ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

پری مہک تیل

دماغ کی راحت و فرحت کا ذمہ دار ہے خوشبودار [illegible]
بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نمونہ کی شیشی قیمت [illegible] محصول ذمہ خریدار۔
[illegible]

منگا کے ایکبار آزمائش کیجیے

[illegible]

مختار احمد بیٹری مرچنٹ موجد
پری مہک تیل [illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت فی [illegible] محصول ذمہ خریدار

مجلدات اودھ پنچ ۲۷ - ۱۹۲۶ء

مردہ کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سیاسی ادبی
[illegible] مضامین اور کارٹون کا مجموعہ خزانہ کتب مین محفوظ
رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد [illegible] مع محصول۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سائینٹیفک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible]
[illegible]
[illegible] قیمت [illegible]

ودیا گیسری — [illegible] دوا قیمت [illegible]

بال سدھا — [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں
سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی
سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ
[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلنے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی [illegible] [illegible] نقل کی ہوئی [illegible] کا [illegible]

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر نہیں [illegible] آسانی سے کتاب میں لکھ دیے گئے [illegible] کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا [illegible] ایک مولی [illegible] [illegible] سے کام نکال سکتے ہیں [illegible] اس کتاب میں [illegible] فی الحقیقہ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا [illegible] اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں [illegible] موجود ہے قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول [illegible] محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان تختی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔